السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان دو باتوں میں تطبیق کیسے دیں؟ ایک یہ کہ جو کچھ رحموں میں ہے، اسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا۔ دوسرا یہ کہ جس طرح ڈاکٹر بچے کی پیدائش سے پہلے اس کی جنس بتادیتے ہیں کہ وہ بچہ ہے یا کہ بچی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحموں میں جو کچھ ہے اسے اکیلا جانتا ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں:

پہلا معاملہ: کہ اللہ تعالیٰ ذاتی علم کے ذریعہ سے جانتا ہے۔ جبکہ لوگ مختلف وسائل کے ذریعہ سے معلوم کرتے ہیں کہ ان وسائل کو اللہ تعالیٰ جسے چاہے مہیا کردے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح چاند گرہن کی خبر وقوع ہونے سے کافی پہلے دے دیتے ہیں۔

لیکن ایسے آلات کے ذریعے سے کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہی نے ان بندوں کے لیے مسخر کردیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"عَـٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ"

''اللہ تعالیٰ غیب کو جاننے والا ہے تو سے اپنے کسی بندے پر ظاہر نہیں فرماتا مگر جس رسول کے لیے چاہے''

غور فرمائیے! ان آیات کے اندر کس طرح اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے درمیان فرق کردیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر غیب کو جانتے ہیں۔ باقی جو پیغمبر ہمارے پاس بسا اوقات ایسی چیزیں لاتے ہیں کہ جن کا تعلق غیب سے ہوتا ہے تو وہ ان کا ذاتی علم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر ان کو مطلع فرماتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ وسائل میں سے کسی وسیلہ کو استعمال کرکے اس کے ذریعہ غیب کی کوئی چیز معلوم کرلینا عالم الغیب نہیں ہے۔

دوسرا معاملہ: کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ"

''کہ وہ اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے رحموں میں ہے''

تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اکیلا ہی تفصیلی طور پر جانتا ہے کہ جو ماں کے پیٹ میں ہے۔ وہ لڑکا ہے کہ لڑکی، نیک بخت ہے یا بدبخت، مکمل ہے کہ ناقص الخلق۔ اس کے علاوہ دوسری بھی تفصیلات جو ہیں وہ اللہ ہی جانتا ہے۔ کسی بندے کے لیے یہ چیزیں معلوم کرنا ناممکن ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

توحید اسماء وصفات کے مسائل صفحہ: 89

محدث فتویٰ